روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 2 مئی 2003ء 29 صفر 1424 ہجری- 2 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 96

وجہ تخلیق کائنات

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

لولاک لما خلقت الا فلاک

اگر میں نے تجھے نہ پیدا کرنا ہوتا تو میں یہ زمین و آسمان پیدا نہ کرتا-

(المصنوع جلد نمبر 1 ص 150 حدیث نمبر 255 علی بن سلطان محمد الھروی القاری مکتبہ رشد ریاض 1406ھ- طبع چہارم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں حرکات میں سکنات میں اقوال میں افعال میں روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 116)

جس کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ حکمت سے مراد علم عظمت ذات و صفات باری ہے۔ اور خیر کثیر سے مراد اسلام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے (۔) یعنے اے میرے رب تو مجھے اپنی عظمت اور معرفت، شیون اور صفات کا علم کامل بخش۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ و بذلک امرت (۔) ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اول المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اعلم ہیں یعنے علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اول المسلمین ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زیادت علم کی طرف اس دوسری آیت میں بھی اشارہ ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے (۔) یعنے خدا تعالیٰ نے تجھ کو وہ علوم عطا کئے جو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا اور فضل الٰہی سے فیضان الٰہی سب سے زیادہ تیرے پر ہوا یعنے تو معارف الٰہیہ اور اسرار اور علوم ربانی میں سب سے بڑھ گیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ تجھے معطر کیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 186)

بہتر بات اختیار کرتا ہوں

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ ہم چند آدمی جو اشعری قبیلہ کے تھے- نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپؐ سے سواری مانگی- آپؐ نے فرمایا کہ سواری نہیں ہے میں نہیں دے سکتا- ہم نے پھر عرض کیا کہ ہمیں سواری دی جاوے تو آپؐ نے قسم کھائی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر کچھ زیادہ دیر نہ لگی تھی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ اونٹ لائے گئے پس آپؐ نے حکم دیا کہ ہمیں پانچ اونٹ دیئے جاویں- پس جب ہم نے وہ اونٹ لے لئے ہم نے آپس میں کہا ہم نے تو آنحضرت ﷺ کو دھوکہ دیا ہے اور آپؐ کو آپکی قسم یاد نہیں دلائی ہم اس کے بعد کبھی مظفر و منصور نہ ہوں گے اس خوف سے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپؐ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہ دیں گے اور اب تو آپؐ نے ہمیں سواری دے دی ہے- فرمایا اسی طرح ہوا ہے میں کوئی قسم نہیں کھاتا لیکن جب اس کے سوا کوئی اور بات بہتر دیکھتا ہوں تو وہ بات اختیار کر لیتا ہوں جو بہتر ہو-

(بخاری کتاب المغازی باب قدوم الاشعریین)

ضرورت محررین و انسپکٹران

مال وقف جدید

نظامت مال وقف جدید کو محررین درجہ دوم اور انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے کم از کم ایف اے/ ایف ایس سی 45% نمبروں کے ساتھ پاس احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں مکرم امیر صاحب / مکرم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مع فوٹو کاپی سند اور شناختی کارڈ 20 مئی 2003ء تک دفتر پہنچ جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور خلافت سے قبل آپ کے حالات اور خدمات

(5)

مرتبہ ابن رشید

12 ستمبر **1980ء** آپ نے بیت نور راولپنڈی میں انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے سالانہ اجتماع سے خطاب فرمایا اور مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد کی۔

18,17 ستمبر **1980ء** آپ نے ملتان اور چک 366B بہاولپور اور لودھراں اور بہاولپور میں مجالس مذاکرہ منعقد کیں۔

19 ستمبر **1980ء** ایوان محمود سپورٹس کلب کے زیر اہتمام آل ربوہ ان ڈور گیمز کے اختتام پر انعامات تقسیم فرمائے۔

10 اکتوبر **1980ء** احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد کے اجلاس سے خطاب۔

4,3 اکتوبر **1980ء** انصاراللہ ضلع مظفر گڑھ کے سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائی۔ آپ نے خطاب کے علاوہ مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی۔

31 اکتوبر **1980ء** اجتماع مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے پہلے روز حضور کی تقریر کا انگریزی ترجمہ براہ راست 18 سامعین تک پہنچانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ یہ منصوبہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی مالی سرپرستی اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی نگرانی میں ہوا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ پر دو زبانوں انگریزی اور انڈونیشین میں حضور کے خطابات کا رواں ترجمہ نشر ہوا۔ اس کی نگرانی بھی آپ نے فرمائی۔

9 نومبر **1980ء** آپ کی صاحبزادی فائزہ صاحبہ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پڑھا۔ یہ 15 ویں صدی ہجری کے ابتدائی نکاحوں میں سے تھا جن کا اعلان حضور نے فرمایا۔

دسمبر **1980ء** جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان ''غزوات النبیؐ میں خلق عظیم''

1980ء احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے سرپرست کے طور پر آپ کی تقرری نیز حضور نے آپ کو احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا بھی سرپرست مقرر فرمایا۔

19 جنوری **1981ء** ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ کی صدارت اور خطاب۔

9 فروری **1981ء** آپ کا دورہ سانگھڑ۔ خطاب اور مجلس سوال و جواب۔ وکلا سے ملاقات اور تبادلہ خیالات۔

26 فروری **1981ء** دورہ ملتان اور مجلس مذاکرہ

27 فروری **1981ء** جماعت وہاڑی کے سالانہ تربیتی اجلاس سے خطاب اور مجلس سوال و جواب۔

20 مارچ **1981ء** چک 38 جنوبی ضلع سرگودھا میں خطاب اور مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب۔

23 مارچ **1981ء** ربوہ میں یوم مسیح موعود کے جلسہ کی صدارت اور خطاب

28 مارچ **1981ء** مجلس انصار اللہ ربوہ کے دوسرے سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب۔

وہ اپنے سارے فرض نبھا کر چلے گئے

اک مہرباں جو خوشیاں سدا بانٹتے رہے
افسوس آج ہم کو رلا کر چلے گئے

سن دو ہزار تین میں انیسویں اپریل
وہ اپنے سارے فرض نبھا کر چلے گئے

رحلت کے دن بھی فجر میں پہنچے خدا کے گھر
معراج کا وہ راز بتا کر چلے گئے

ممکن کیا دعاؤں سے ناممکنات کو
وہ ایسے معجزات دکھا کر چلے گئے

تحریر اور تقریر کا یوں حق ادا کیا
سارے جہان کو وہ ہلا کر چلے گئے

اک نفسِ مطمئنہ تھے سبطِ مسیح پاک
خلد بریں کا مژدہ سنا کر چلے گئے

دانش وران غرب کو حیران کر دیا
ماہ عرب کا حسن دکھا کر چلے گئے

کیا حال ہو گا گلشن اردو کلاس کا
شفقت کا جس پہ نقش جما کر چلے گئے

لازم ہے غم کے ماروں کو صبر جمیل ہی
طاہر یہ حکم ہم کو سنا کر چلے گئے

شبیرؔ ان سے کہہ نہ سکا اپنا حالِ دل
دامن وہ اپنا مجھ سے بچا کر چلے گئے

چوہدری شبیر احمد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

برصغیر پاک و ہند میں اولیاء کی دعوت الی اللہ اور دینی خدمات

اولیائے کرام اور صوفیا اللہ کی مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لئے کسی حکومت کے دست نگر نہ بنے

قسط اول

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب

برعظیم پاک و ہند میں دعوت الی اللہ یہاں کی سیاسی تاریخ کے ساتھ ایک متوازی جدوجہد ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ اولیاء اللہ جن کو عام طور پر صوفیا بھی کہا گیا ہر زمانہ میں بڑی کثرت سے ہوئے اور انہوں نے تعلق باللہ کے لئے مخلوق خدا کو راہ راست پر لانے کے کام کو زاہدانہ اشغال کے برابر کی عبادت سمجھا۔ اس لئے ان کی کوششیں اور کارنامے کسی صورت میں دیگر تاریخی واقعات سے تعداد اور اہمیت میں کم دکھائی نہیں دیتے ہیں۔ نیز اس وجہ سے کہ دعوت الی اللہ کا کام کلیۃً اولیاء کرام نے اس طرح از خود سرانجام دیا کہ اس میں کسی حکومت یا بادشاہ کے دست نگر ہونے کی ضرورت محسوس نہ کی بلکہ بسا اوقات ان کو بادشاہوں اور حکومت کی مداہنت کی پالیسی کے برخلاف کام کرنے سے ان کی ناراضگی بھی مول لینا پڑی۔ اس طرح ان کی کوششیں ملک کی عام سیاسی تاریخ میں شامل نہیں سمجھی جاسکتیں۔

دعوت الی اللہ کی ابتداء

اس میں شک نہیں کہ محمد بن قاسم کی آمد سے بھی پہلے برعظیم پاک و ہند میں اسلام کی ابتدا تاریخی طور پر ثابت ہے نزہۃ الخواطر جلد اول (صفحات 147 تا 157) کے مطابق کسی بابا رتن ہندی کا ذکر امام ذہبی اور بعض دوسرے مصنفین نے کیا ہے۔ یہ بابا صاحب بھٹنڈہ مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ان کو درازی عمر کی دعا دی۔ واپس آئے اور اپنے وطن میں فوت ہوئے۔ اگر یہ روایت درست ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ضرور مثمر بثمرات حسنہ ہوئی۔ اس کے علاوہ ایران کی فتح کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ (13 تا 24ھ) کے عہد خلافت میں ہی مسلم عساکر اسلامی فتوحات کو مستحکم بنانے کے لئے ان ہمسایہ علاقوں میں بھی چلی گئی تھیں جہاں ایرانی فوجیں پناہ گزیں ہوئیں۔ یا باغی قبائل ہتھیار ڈالنے کی بجائے بھاگ جاتے تھے۔ اس طرح افغانستان اور پاکستان میں بلوچستان کے مکران کے ساحل پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمان آنے لگے تھے۔ بایں ہمہ اسلام کا نمایاں اثر و نفوذ تو بہرحال محمد بن قاسم (712ء) کے معرکۂ سندھ کے بعد ہی ہوا۔ قطع نظر تعمیر مسجد اور دیگر تبلیغی کوششوں کے نئی حکومت میں عدل و انصاف رعایا پروری اور امن وامان یہ سب خوبیاں ایسی تھیں جو مقامی آبادی کے لئے ان کی اپنی حکومت سے بدرجہا بہتر تھیں اور دراصل یہ بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے نہایت کامیاب گر ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز (99 تا 101ھ) ایک ایسے اموی خلیفہ تھے جن کو وسعت مملکت کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام کا بھی خیال رہتا تھا۔ اپنے چار سالہ مختصر دور میں انہوں نے علاقائی والیوں یا صوبہ داروں کو باقاعدہ اس ضمن میں احکامات بھیجے تھے اور مؤرخ بلاذری کے بیان کے مطابق بعض ہندو شہزادے بھی ان کی دعوت پر اسلام سے مشرف ہوئے۔

(فتوح البلدان)

اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس کی تجلیات بھی ہمیشہ زندہ و تابندہ رہنے والی ہیں۔ اس لئے جہاں محمد بن قاسم اور اس کے بعد کے حکمران حکومت کے ساتھ اسلام کو سندھ اور ملحقہ علاقوں میں مضبوط کر رہے تھے۔ تھامس آرنلڈ کی کتاب Preaching of Islam (دعوت اسلام) کے مطابق ہندوستان کے ملک میں جس کو مؤرخ بلاذری نے شمال مشرق میں کشمیر۔ جنوب مغرب میں ملتان اور شمال مغرب میں کابل کا درمیانی علاقہ بتایا ہے۔ وہاں کے راجہ کا بیٹا بیمار ہوگیا۔ اس نے اپنے پنڈتوں اور پروہتوں سے درخواست کی کہ وہ دیوی دیوتاؤں سے اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ انہوں نے دعا کی اور بتایا کہ دیوتاؤں نے دعا قبول کرلی ہے۔ اس کو صحت ہو جائے گی۔ لیکن لڑکا مرگیا۔ غم و غصہ میں راجہ نے مندر پر حملہ کرکے اس کو تباہ کر دیا۔ بت توڑ ڈالے۔ اور پروہتوں کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے مسلمان تاجروں کی ایک جماعت کو بلایا جو تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کیا کرتے تھے ان سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور توحید کا اقرار کرکے اسلام کو قبول کرلیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پروہتوں اور پنڈتوں نے راجہ کو اسلام سے دور رکھنے کی کوششیں کی ہوں گی اور مسلمانوں کی تبلیغ میں رکاوٹیں ڈالی ہوں گی۔ جبکہ وہ ملک میں پرامن تجارت اور دعوت الی اللہ میں مشغول تھے۔ اب راجہ کو اپنی بے اعتنائی اور پنڈتوں اور پروہتوں کے نامناسب رویہ پر ندامت ہوئی اور وہ اسلام کی طرف مائل ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی دیکھ کر۔

محمد بن قاسم سے محمود غزنوی تک

محمد بن قاسم کے زمانہ سے محمود غزنوی تک نہ صرف سندھ بلکہ تمام مغربی ساحل پر یعنی بلوچستان مکران کے ساحل سے لے کر جنوب میں مالا بار اور حتیٰ کہ سری لنکا تک مسلمان دعوت الی اللہ کے مبارک کام میں منہمک رہے۔ ان بزرگوں میں جنہوں نے اسلام کی شمع برصغیر میں علم و عرفان کی بنیاد پر روشن کی نہ کہ جنگ و جدل کے نتیجہ میں۔ پہلا نام ربیع بن صبیح البصری کا ملتا ہے جو یہاں آئے۔ یہ تابعی تھے۔ ابن سعد طبقات میں بتاتا ہے کہ وہ یہیں سندھ میں فوت ہوئے اور سندھ میں ہی دفن ہوئے۔ ایک اور صاحب شیخ ابوتراب تبع تابعی بھی ہیں۔ جو خلافت عباسی کے دور میں سندھ آئے اور بھکر مغربی سندھ میں ان کا مزار آج بھی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔ بلکہ ان معرکوں میں جو ان کے اور اسلام کے دشمنوں کے درمیان ہوئے اللہ تعالیٰ نے خاص کراماتی انداز میں ان کی مدد فرمائی کیونکہ بعض تذکروں میں ان کو اس علاقہ کا قلعہ دار بھی بتایا گیا ہے۔ گویا وہ فوجدار تھے۔ اور حکومت کی طرف سے باغیوں اور دشمنوں کے مقابلہ پر بھی مامور تھے۔

(تحفۃ الکرام جلد 3 ص 26)

سندھ میں دعوت الی اللہ

یہ ابتدائی آنے والے پیشہ کے لحاظ سے تاجر بھی تھے۔ کیونکہ باقاعدہ تبلیغی مشن تو قائم نہ تھے اور نہ ہی آمدورفت رسل و رسائل کی سہولتیں میسر تھیں۔ اس لئے ذریعہ معاش تجارت تھی۔ تبلیغ کے شوق میں عالم دین بھی اور اللہ سے لو لگانے والے بھی تھے۔ انہی کی دعوت کا نتیجہ تھا کہ مقامی لوگ نہ صرف مسلمان ہوئے بلکہ علم دین بھی حاصل کیا۔ اور پھر عرب کے ملکوں میں جاکر اپنے علم و فضل کا لوہا منوایا۔ قاضی عبدالکریم سمعانی کی مشہور کتاب الانساب میں کئی ایسے علمائے حدیث کے نام ملتے ہیں جو سندھی تھے یا ہندوستان کے مغربی ساحل کے رہنے والے تھے۔ ایک صاحب ابومعشر نجیح سندھی تھے۔ نومسلم ہوتے ہوئے حصول علم کے لئے بیرون برصغیر گئے اور مدینہ منورہ میں لمبے قیام کی وجہ سے مدنی مشہور ہو گئے۔ اور پھر بغداد میں فن مغازی و سیر میں امام سمجھے گئے۔ ان کی وفات 170ھ میں ہوئی اور خود خلیفہ ہارون رشید نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ابتدائی داعیان الی اللہ کی کوششوں سے اسلام سندھ اور دیگر علاقوں میں اس قدر زور پکڑ گیا۔ کہ نومسلموں میں اہل اللہ بھی پیدا ہوئے۔ یعنی داعیان الی اللہ نومسلموں کی تربیت میں بھی کوتاہی نہ کرتے تھے۔ بلکہ اس کو اپنی دعوت کے فریضہ کا اہم جزو سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ جامی کی نفحات الانس میں لکھا ہے کہ حضرت بایزید بسطامیؒ جیسے ولی اللہ نے علم فنا اور توحید ابوعلی سندھی سے حاصل کیا۔

سری لنکا و مالدیپ میں دعوت حق

سری لنکا کو ابتدا میں برعظیم کا ہی حصہ سمجھا جاتا تھا بلکہ جزائر مالدیپ اور برما تک سب ایک ہی علاقہ تھا۔ سری لنکا کے ایک بادشاہ نے مسلمان تاجروں کی دعوت پر اپنا ایک نمائندہ مدینہ منورہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ یہ نمائندہ اپنے نوکر کے ساتھ اسلام اور آنحضرت رسول مقبول ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے حالات سے متعلق معلومات لے کر واپس لوٹا۔ راستے میں فوت ہوگیا۔ نوکر نے تمام معلومات وطن پہنچائیں۔ عجائب الہند کا مصنف بتاتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ لنکا میں لوگ مسلمانوں کے ساتھ محبت کا میلان رکھتے ہیں۔

مالدیپ کے بارے میں ابن بطوطہ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ وہاں ہر مہینہ ایک بلا سمندر سے ظاہر ہوتی اور یہاں کے لوگ اس سے بچنے کے لئے ایک لڑکی کو بناؤ سنگھار کرکے اس کے حوالے کر دیتے۔ اس مصیبت سے اہل جزائر کو اس طرح نجات ملی کہ مراکو کے ایک بزرگ شیخ ابو برکات بربری مغربی یہاں آئے۔ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس بلا کا خاتمہ کر دیا اور اس کا ظاہر ہونا بند کر دیا۔ اس پر وہاں کا راجہ مع اپنی رعایا کے مسلمان ہوگیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ داعیان الی اللہ واقعی اہل اللہ تھے۔ یعنی وہ جس جذبہ کے داعی تھے اس سے زیادہ ان میں تقویٰ طہارت اور زہد و تعبد پایا جاتا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں بھی سنتا اور ان کے ذریعہ اپنے دین کے نشانات و کرامات سے تائید فرماتا تھا۔ تحفۃ المجاہدین مصنفہ شیخ زین الدین کے مطابق تاجروں کے ذریعہ ان علاقوں میں تبلیغ اسلام کو فروغ دینے کی تجویز بھی ایک مالا باری بادشاہ کی تھی جو اسلام لانے کے بعد خود عرب گیا۔ وہیں وفات پائی اور پھر اپنے جانشین اور اہل وطن کو وصیت میں لکھا کہ ان تاجروں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ پس شروع میں تو تاجر ہی آئے جو عابد و زاہد بھی تھے۔ اور جب ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تائیدی نشان دکھائے تو اہل اللہ صوفیا جن کے لئے قرآن مجید

میں اولیاء اللہ کی اصطلاح بھی بیان ہوئی بھی اس طرف مائل ہوگئے۔

شمال مغربی علاقوں سے اہل اللہ کی ہجرت

محمود غزنوی (998 تا 1030ھ) کے حملوں کی وجوہات چاہے کچھ رہی ہوں ان کے ساتھ غزنی افغانستان اور ترک علاقوں سے نقل مکانی شروع ہو گئی۔ ان میں بہت سے اولیاء اللہ بھی یہاں تشریف لائے اور دعوت الی اللہ کے نیک فریضہ میں ایک نیا جوش وولولہ پیدا ہوگیا۔ خود محمود غزنوی کے بھانجے حضرت مسعود غازی بھی ایک ولی اللہ تھے۔ صوبجات متحدہ میں بھیرائچ کے مقام پر شہید ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کو تذکروں میں سید الشہدا کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی خدارسیدہ بزرگ تھے اور ان کی قبر داتا گنج بخش سے قبل ہی اپنے علاقہ میں زیارت گاہ بن چکی تھی۔ ان کی وفات 1033ء میں ہوئی جبکہ داتا صاحب 1072ء میں فوت ہوئے۔

(آب کوثر طبع دوم 1987ء ص 74 تا 76)

اسی غزنوی دور میں ایک بزرگ شیخ صفی الدین گارزونی تھے۔ یہ 962ء میں پیدا ہوئے اور 1004ء میں وفات پائی۔ اچہ میں مدفون ہیں۔ یہ اپنے ماموں کے ارشاد پر ہندوستان آئے۔ حضرت نظام الدین اولیا کے ملفوظات فوائد الفواد میں ہے کہ ایک دفعہ ایک جوگی ان کے پاس آیا اور کرامت دکھانے کا طالب ہوا۔ انہوں نے کہا تم نے مقابلہ کی دعوت دی ہے پہلے کرامت تم دکھاؤ۔ چنانچہ جوگی نے کوئی شعبدہ دکھایا۔ حضرت صفی الدین گارزونی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ یہ تو تیرے دین سے بے گانہ ہے پھر اس کو یہ طاقت ہے۔ مجھ کو بھی اس کے مقابلہ کی طاقت عطا فرما۔ اور پھر آپ نے قبلہ رخ ہوکر اڑنا شروع کر دیا تو چاروں طرف چکر لگائے اور نیچے اتر آئے۔ جوگی نے شکست تسلیم کی۔ اس طرح شیخ صفی الدین کے ذریعہ اچہ کے علاقہ میں اسلام پھیلا۔ ایسی کراماتیں بظاہر ان ہونی نظر آتی ہیں۔ نیز کسی کے ہوا میں اڑنے یا نہ اڑ سکنے کی اسلام یا انسانیت کو کیا نفع اور کیا نقصان۔ لیکن پھر بھی اس کی توجیہ کی جا سکتی ہے کہ یہ شیخ صفی الدین کا کشف ہو۔ جس میں خود جوگی بھی شریک ہوا۔ اور پھر اس کو اپنے باطل پیر ہونے کا اقرار کرنا پڑا۔

غزنوی دور اور لاہور

غزنوی دور میں لاہور کو بہت اہمیت حاصل ہوئی۔ اس کو چھوٹا غزنی کہا جانے لگا۔ اہل غور نے جب غزنی فتح کیا تو لاہور غزنوی حکومت کا پایۂ تخت بھی بن گیا تھا۔ غزنوی دور میں ایک بزرگ سید اسمٰعیل بخارا سے یہاں تشریف لائے اور 1005ء میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنا شروع کیا۔ ان کے یہاں آنے کا کیا سبب بنا۔ تذکرہ نگار اس بارے میں خاموش ہیں۔ البتہ یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص حسن بیان ودیعت ہوا تھا۔ جہاں وعظ فرماتے سننے والے گرویدہ ہو جاتے۔ تذکرہ علمائے ہند میں لکھا ہے۔ کہ محدثین اور مفسرین میں نہایت اعلیٰ مرتبت لوگوں میں شامل تھے۔ وہ پہلے شخص تھے کہ ان کی وجہ سے علم تفسیر اور حدیث کی لاہور میں ابتداء ہوئی۔ ان کی مجلس وعظ میں شرکت کرنے سے ہزاروں لوگوں کو اسلام کو قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ چار سو اڑتالیس ہجری میں لاہور ہی میں انتقال کیا۔

جب شیخ اسمٰعیل لاہور تشریف لائے تو تیسرے جمعہ کے روز ایک ہزار افراد توحید پرستوں یعنی مسلمانوں میں شامل ہوگئے۔

یہاں بھی یہ بات قابل غور ہے کہ ان نومسلموں کی اتنی بڑی تعداد کے باوجود ان کی تعلیم وتربیت کا بھی ایسا طریقہ اختیار کیا گیا کہ ان میں سے صاحب عرفان بھی پیدا ہوئے۔ بعض علماء وصلحاء میں شمار ہوئے۔ چنانچہ کتاب الانساب میں علامہ سمعانی نے ایک صاحب ابوالحسن علی بن عمر بن حکم لاہوری کا ذکر کیا ہے۔ جو عربی زبان کے ادیب اور شاعر ہونے کے علاوہ محدث بھی تھے اور بغداد میں جا کر وہاں اپنا درس جاری فرمایا ان کے شاگرد عبدالصمد لاہوری ثمر قند میں مدرس حدیث ہوئے۔

شیخ اسمٰعیل کا مزار لاہور میں ہال روڈ پر کیتھڈرل سکول کے دروازے کے ساتھ ایک تھڑے پر ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ

دوسرے بزرگ جنہوں نے لاہور کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت بخشی حضرت داتا گنج بخشؒ ہیں۔ نام ان کا شیخ علی ہجویری تھا۔ 1009ء میں افغانستان میں غزنی کے علاقہ ہجویر میں پیدا ہوئے۔ سلطان مسعود غزنوی (1030 تا 1040) کے اخیر عہد میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ لاہور میں وارد ہوئے۔ آپ کے پیر ومرشد نے آپ کو لاہور جانے کا ارشاد فرمایا۔ آپ اس وقت اس بات کو نہ سمجھ سکے۔ کیونکہ وہاں پہلے سے ایک اور پیر بھائی دعوت الی اللہ کے پاک فریضہ میں مشغول تھے۔ جب داتا صاحب لاہور پہنچے تو لوگ انہی کا جنازہ بغرض تدفین لئے جا رہے تھے۔ اب پیر کے ارشاد کی مصلحت سمجھ میں آئی۔ ان کے بارے میں کتابوں میں اختلاف ہے کہ کون بزرگ تھے۔ بعض کسی زنجانی صاحب کا بھی نام لیتے ہیں۔ بعض زنجانی صاحب کی آمد داتا صاحب کے بعد بتاتے ہیں۔

داتا صاحب کی تبلیغ سے لاہور کا حاکم جس کو مودود بن مسعود (1040ء) نے نائب مقرر کیا تھا اسلام سے مشرف ہوا اور آپ کے عطا کردہ عرف شیخ ہندی کے نام سے تاریخ میں معروف ہے۔ آپ نے جس جوش وخروش اور جذبۂ حق کے ساتھ تبلیغ دین متین کا حق ادا کیا اس کا اظہار آپ کے اشعار سے یوں ہوتا ہے۔

ترجمہ: اے خدا میں اپنے دل وجان میں تیرا سوز رکھتا ہوں اور تیرے عشق میں ہر طرف صدا دے رہا ہوں۔ یعنی تجھ کو پکار رہا ہوں۔ اے علی تو خوش قسمت ہے بستیوں اور ویرانوں میں اپنے عشق کے تقاضہ میں صلائے عام کر یعنی محبوب کا پیغام پہنچا۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف میں کشف المحجوب کو اسلامی لٹریچر میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ وہ نہ صرف تصوف کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے۔ بلکہ اس مضمون پر نہایت مبسوط اور وقیع سمجھی جاتی ہے۔ مشہور برطانوی مستشرق پروفیسر نیکلسن نے اس کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ آپ کو تصوف پر قلم اٹھانے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ عام طور پر تصوف کو شریعت کے متوازی چیز سمجھ کر سست اور کاہل تن آسان لوگ ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں۔ آپ نے ان تصانیف کے ذریعہ شریعت کے عین مطابق انابت الی اللہ کے طریقوں پر مفصل بحث کی ہے۔ یہ آپ ہی کے علم وفضل کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ علم حدیث عالم اسلام میں پوری طرح نہ پھیلا تھا اور لوگ اپنے اپنے مرشد کے پیچھے ہی چلنے میں ذریعہ نجات سمجھتے تھے۔ لاہور میں اہل علم حضرات کو حدیث کا شوق پیدا ہوا اور غزنوی دور میں ہی امام حسن صغانی جیسے بزرگ پیدا ہوئے جنہوں نے حدیث کی کتاب مشارق الانوار کو مرتب کیا۔ جس کی تدریس پھر دو تین صدیوں تک برعظیم میں جاری رہی تا آنکہ شاہ جہاں (1627ء۔ 1658ء) کے ابتدائی دور میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لمبا عرصہ حجاز مقدس میں قیام سے واپس آ کر بخاری شریف کے درس کو برعظیم پاک وہند میں رواج دیا۔

کچھ اور داعیان حق

غزنوی دور میں ایک بزرگ سید احمد توختہ ترمذ سے لاہور آئے۔ آپ کے بارے میں تذکروں میں ہے۔ ہزارہا طالبوں نے آپ کے ذریعہ حق کو پہچانا۔

(آب کوثر۔ از شیخ محمد اکرام)

602ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ایک اور بزرگ سید یعقوب زنجانی 535ھ میں ترکستان سے لاہور آئے اور 604ھ میں وفات ہوئی۔ لیکن ان کی وفات سے کافی پہلے 574ھ میں ایک اور بزرگ عزیز الدین یہاں پہنچ چکے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب لاہور غزنوی حکومت کا پایۂ تخت تھا۔ خود غزنی پر غوریوں کا قبضہ تھا۔ شیخ عزیز الدین کے زمانہ میں لاہور کو محمد غوری کے حملہ کا خطرہ پیدا ہوا۔ غزنوی بادشاہ خسرو ملک (1040ء) نے شیخ سے دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے دعا کی اور اس کے بعد کہا فکر کی بات نہیں واقعی محمد غوری لاہور کو چھوڑ کر سیالکوٹ کی طرف نکل گیا۔ شیخ عزیز الدین نے 36 سال دعوت حق دی اور بے شمار لوگوں نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ 612ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ایک صاحب سید مٹھا ابن غفار لاہوری تھے۔ ان کے والد خوارزم سے لاہور آئے۔ اللہ تعالیٰ نے سید مٹھا کی زبان میں اس قدر اثر رکھا تھا کہ جو ان کی تبلیغ سنتا اس کو قبول کئے بغیر نہ رہتا۔ اس لئے یہ سید مٹھا مشہور ہوگئے۔ یعنی میٹھی زبان وبیان والے بزرگ۔

(آب کوثر ص 85، 86 طبع 2۔ 1987ء)

حضرت سلطان سخی سرورؒ

حضرت داتا صاحب کے بعد حضرت سلطان سخی سرور کا نام آتا ہے۔ جن کا اصل نام سید احمد تھا۔ آپ ضلع ملتان کے کسی گاؤں کری کوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ لیکن علم وعرفان کا شوق ان کو بیرون ملک لے گیا۔ بغداد میں حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمھما اللہ سے فیض پایا۔ واپس آ کر وزیر آباد کے پاس سوہدرہ میں اقامت گزیں ہوئے۔ جہاں لوگ بڑی کثرت سے آپ کے پاس دعا اور برکت کے لئے حاضر ہوا کرتے۔ اور بامراد واپس جاتے۔ اسی لئے آپ سلطان سخی سرور کے نام سے مشہور ہوئے۔ پھر واپس وطن ملتان کی طرف آئے۔ حاکم ملتان نے اپنی بیٹی کی شادی آپ کے ساتھ کر دی۔ لیکن یہ شادی سیاسی رقابتوں کی نظر ہوگئی۔ وطن جانے سے قبل آپ مشرق میں لدھیانے تک گئے اور غیر مسلموں کو دعوت الی اللہ کی۔ (سرکاری گزیٹر جالندھر ص 12)

ہندوؤں میں جو آپ سے عقیدت رکھتا۔ اس کو سلطانی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ گوشت خور تھے۔ جس کو ابتداء میں مسلمانوں کی طرح ذبح کر کے کھاتے تھے۔ 1947ء تک دہلی اور مشرقی پنجاب میں ایسے ہندو موجود تھے جو گوشت کھاتے تھے۔ ان کو کاستھ کہا جاتا تھا۔ چونکہ سلطان سخی سرور زیادہ عرصہ ان کے ساتھ نہ رہ سکے اس لئے ان کی تربیت نہ ہوسکی۔ شاید اسلام سے اتنی یگانگت ان لوگوں کی اولاد میں سکھ مذہب کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔ کیونکہ جالندھر اور لدھیانہ کے سلطانی ہندو رفتہ رفتہ سکھ مذہب قبول کرتے رہے۔

بقیہ صفحہ 5

مسائل سمجھائے جاتے۔

سب احباب ذوق وشوق سے شامل ہوئے اور بڑی توجہ سے سارے مضامین سمجھنے کی کوشش کی۔ سب مضامین چام زبان میں کتابچہ کی صورت میں تیار کئے گئے اور انہیں فوٹو کاپیاں بنوا کر تقسیم کیا گیا۔ اتوار کے روز نماز عصر کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ یہ کلاس ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کلاس کے بہتر اور بابرکت نتائج پیدا فرمائے اور کمبوڈیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا باعث بنے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 21 فروری 2003ء)

حضرت چوہدری باغ دین صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

(بیعت 1895ء - وفات 10 جنوری 1955ء)

آپ کا آبائی وطن کتھووالی ضلع سیالکوٹ تھا- گاؤں میں ہندو اور سکھ آبادی تھی جو کئی قسم کی رسومات میں مبتلا تھی جن میں (اہل ایمان) بھی ان میں شریک ہو جاتے تھے- لیکن آپ اپنی نیک فطرت کی وجہ سے بچپن سے ہی ان رسوم کے خلاف تھے- اور ان کے انسداد اور تدارک کی کوشش کیا کرتے تھے- خلیفہ سراج الدین صاحب آف کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ آپ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہم چند دوست جن میں مرحوم بھی شامل تھے مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب آف کھیوہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اور ان سے کچھ پڑھتے بھی تھے- مولوی صاحب کی مجلس میں حضرت مسیح موعود کے دعوے کا ذکر اکثر ہوتا تھا- آپ کے دلائل کو پرکھا جاتا اور پیشگوئیوں پر بحث ہوتی- ان دنوں پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کا عام چرچا تھا- اور مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی تو میں ایمان لے آؤں گا- خلیفہ سراج الدین صاحب فرماتے ہیں کہ 1895ء میں مجھے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں امرتسر جانا پڑا- کام کے بعد مجھے خیال آیا چلو قادیان بھی دیکھ چلیں- چنانچہ میں قادیان گیا اور دل کی تسلی ہونے پر میں نے حضور کی بیعت کر لی اور کھیوہ واپس آ کر مولوی صاحب کی مجلس میں اپنی بیعت سے متعلق تمام باتیں سنائیں- چند دن خوب بحث ہوئی اور اس کے بعد محترم مولوی صاحب اور دیگر تمام احباب بیعت کے لئے رضا مند ہو گئے اور حضور کو خط لکھ دیا- اس طرح محترم چوہدری صاحب مرحوم نے 1895ء میں خط کے ذریعے بیعت کر لی- بعد ازاں 1898ء میں قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر عہد اطاعت باندھا- آپ نے اپنے خاندان اور رشتہ داروں میں دعوت الی اللہ شروع کی اور بہت کوشش اور محنت سے اس کام کو سرانجام دیتے رہے- اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو شرف بازیابی بخشا اور رشتہ داروں کی کثیر تعداد احمدیت میں داخل ہوگئی- آپ اپنے گاؤں میں نمبردار تھے اور اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا کرتے تھے- اسی طرح خدمت سلسلہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے- سلسلہ کے مربی اور کارکن جب مرکز سے تشریف لاتے ان کے ساتھ نہایت محبت اور الفت سے پیش آتے اور ہر ممکن خدمت کرتے- اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے- اس سے قبل عرصہ تک سیکرٹری مال بھی رہے-

ایک دوست کا بیان ہے کہ ہماری جماعت کے ذمہ خاصا بقایا ہو گیا تھا تو مرحوم کو سیکرٹری مال بنا دیا گیا- آپ نے اس خوش اسلوبی اور محنت سے کام کیا کہ جماعت میں ایک شخص بھی بقایا دار نہ رہا- پر جوش داعی الی اللہ تھے- کسی مجلس میں بھی دعوت الی اللہ کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے-

حضرت مسیح موعود کے خاندان سے آپ کو بہت الفت تھی- قدرت ثانیہ کے مظاہر کے قبولیت دعا کے کئی واقعات بیان فرمایا کرتے تھے- آپ دفتر اول تحریک جدید کے مجاہدوں میں شامل تھے-

شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ (مزنگ روڈ لاہور) کا بیان ہے کہ ''حضرت چوہدری صاحب موصوف کو میں نے بچپن سے دیکھا اور مطالعہ کیا- یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ آپ کو قدرت ایزدی نے غیر معمولی استعدادوں سے اور خاص صلاحیتوں سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا وہ اپنے اندر ایسی قابلیتیں اور خصائل رکھتے تھے کہ ان کو بلا مبالغہ ایک مثالی انسان کہا جا سکتا ہے- حیرت آتی ہے کہ ایک گاؤں میں پیدا ہونے والا اور صرف پرائمری تک تعلیم رکھنے والا زمیندار کس قدر معاملہ فہم، مدبر اور متانت کا اعلیٰ نمونہ تھا- آپ کی طبیعت میں انتہائی انکسار اور عجز تھا- نہایت رقیق القلب تھے اور امام الزمان حضرت مسیح موعود کے عظیم الشان روحانی فیض سے صحیح معنوں میں تربیت یافتہ ہونے کا زندگی بھر عملی نمونہ پیش کرنے والے افراد میں شمار کئے جانے کے قابل تھے- اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس پر کامل یقین کا بہترین نمونہ آپ نے پیش کیا- بعض دفعہ انتہائی پریشانیوں سے بھی دوچار ہونا پڑا- لیکن خداداد وقار اور وجاہت کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا- دشمنوں سے بھی باوقار اور مدبرانہ برتاؤ رکھتے تھے- اور غریبوں کی دستگیری محض رضائے الٰہی کے لئے اپنی قلبی کیفیت کے ماتحت کرتے تھے ...... بعض ''چوہدریوں'' کی طرح جاہ طلبی تکرار اور نخوت آپ کی طبیعت میں بالکل نہیں تھا- اور چودھراہٹ کا خمار بھی اس نیک فطرت اور باکمال انسان پر اثر انداز نہ ہوا- آپ نے انسانی مساوات کا عملی سبق زندگی بھر پیش کیا- اور دعوت احمدیت کا والہانہ جوش ہمیشہ ان کے دل میں موجزن تھا- الفضل اور کتب سلسلہ پڑھنے کا عشق اپنے اندر رکھتے تھے- شاید یہی وجہ تھی کہ آپ ادبی اعتبار سے بہت اچھی اردو لکھ سکتے تھے- اور خوش نویس تھے- غرض ہر بات ہر کردار اور ہر شعبہ زندگی میں صفائی نظافت اور نجیبانہ کمال حاصل تھا ...... محترم چوہدری صاحب کو حضرت مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و مغفور آف کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کی پاکیزہ صحبت کا کافی شرف حاصل تھا- جو تبحر علمی کے لحاظ سے عظیم الشان فاضل تھے- کچھ اس کا نتیجہ تھا اور کچھ ذاتی استعداد کے باعث محترم چوہدری صاحب جدید علوم اور فلسفیانہ نظریات کو بخوبی سمجھتے تھے اور سمجھا سکتے تھے- آپ نے احمدیت کو علی وجہ البصیرت سمجھا اور قبول کیا تھا- آپ کو حضرت مصلح موعود سے بے مثال اور قابل رشک محبت بلکہ عشق تھا-''

(تاریخ احمدیت جلد 18 ص 198)

تعارف کتب

ایم ایم احمد

شخصیت اور خدمات

نام کتاب: ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
مرتب: عبدالسمیع خان صاحب
ناشر: گائیڈ لائن اکیڈمی لاہور
سن اشاعت: مارچ 2003ء
تعداد صفحات: 208
ملنے کا پتہ: افضل برادرز ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد متوفی 23/ جولائی 2002ء کی بلند و بالا اور ہمہ گیر شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ خاندان حضرت مسیح موعود کے روشن چراغ تھے جنہوں نے اپنے عالم و فاضل اور عارف باللہ والد اور بزرگ ہستیوں کی صحبت سے فیضیاب ہو کر پرورش پائی اور اپنے علم و مہارت کا لوہا منوایا۔ ان کو گرانقدر ملی خدمات کی توفیق ملی اور وفاقی وزیر کے عہدہ کے برابر منصب پر فائز رہے اور ماہر اقتصادیات ہونے کے ناطے سے نہ صرف اپنے وطن عزیز کی خدمت کی بلکہ عالمی سطح پر آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ساتھ منسلک رہ کر خدمات کی توفیق پائی۔

آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو آپ کی دینی خدمات ہیں۔ اور آپ کو تقریباً تیرہ سال تک امیر جماعت احمدیہ امریکہ کے طور پر تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔ اس منصب جلیلہ پر آپ تادم آخر فائز رہے۔ آپ کے دور امارت میں جماعت امریکہ نے ترقی و مسابقت کے کئی سنگ میل عبور کئے۔ مرکزی بیت الرحمٰن کی تعمیر کے ساتھ ساتھ متعدد مشن ہاؤسز کی تعمیر و خرید ہوئی۔ مالی قربانی میں امریکہ صف اول کے ممالک میں شامل ہو گیا۔ جماعت امریکہ کے انتظامی ڈھانچے میں غیر معمولی استحکام آیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی ہمہ گیر شخصیت اور خدمات پر روشنی ڈالنے کے لئے زیر تبصرہ کتاب بارش کے پہلے قطرہ کے طور پر منظر عام پر آئی ہے۔ خوبصورت باتصویر سرورق اور پس ورق کے ساتھ چھپنے والی یہ کتاب آپ کی شخصیت اور خدمات کی جھلکیاں دکھا رہی ہے۔ ہر جھلکی پر کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ جناب ایم ایم احمد کی خدمات اور شخصیت یقیناً نئی نسل کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب ھذا کا مطالعہ قاری کے لئے ازدیاد علم کا باعث ہوگا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

حسن بصری صاحب مربی سلسلہ۔ کمبوڈیا

کمبوڈیا میں نومبائعین کی تربیتی کلاس

جماعت احمدیہ کمبوڈیا کے نومبائعین کی تربیتی کلاس مورخہ 25، 26 اور 27/ اکتوبر 2002ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار جماعت تھموسوہ میں منعقد کی گئی۔ اس میں چار جماعتوں کے 21/ افراد نے شرکت کی۔ اس میں پڑھانے کے لئے خاکسار کے علاوہ مکرم جعفر احمد صاحب اور مکرم شافعی صاحب تھے۔

جمعۃ المبارک کے روز نماز عصر کے بعد اس کلاس کا افتتاح کیا گیا۔ نماز مغرب سے نماز عشاء تک ایک گھنٹہ کے لئے درس حدیث کا انتظام تھا۔

ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں نماز تہجد سے آغاز کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد روزانہ درس قرآن کریم کا اہتمام کیا گیا۔ اور سورۃ البقرہ کا پہلا رکوع اور چند اہم ہدایات جو مالی قربانی سے تعلق رکھنے والی ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ کلاس روزانہ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے چار بجے تک ہوتی۔ درمیان میں کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے وقفہ ہوتا۔ اور رات کو سوال و جواب کی مجلس لگائی جاتی۔ کلاس میں نماز سکھانے کے علاوہ بعض علمی

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34806 میں محمد سلیم خان ولد مرحوم مولوی عبدالعزیز پیشہ فزیشن عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 27 ڈیسمل وقع برہمن برھیا بنگلہ دیش مالیتی -/TK32000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK11400 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/TK3600 سالانہ آمد از جائیدا بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد سلیم خان ولد مرحوم مولوی عبدالعزیز بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد شہاب الدین ولد مرحوم منیر احمد بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 محمد مطیع الرحمٰن ولد مرحوم زین العابدین بنگلہ دیش

مسل نمبر 34807 میں افروزہ بیگم زوجہ عبدالمتین پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 42.5 ڈیسمل واقع احمد نگر بنگلہ دیش مالیتی -/Tk151785۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ 27.5 ڈیسمل واقع احمد نگر بنگلہ دیش مالیتی -/TK98215۔ 3۔ طلائی زیورات وزن پونے تین تولے مالیتی -/TK16500۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK2400 ماہوار بصورت سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ افروزہ بیگم زوجہ عبدالمتین احمد نگر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز صدیق وصیت نمبر 16965 گواہ شد نمبر 2 ایم ڈی اسرائیل دیوان وصیت نمبر 16523

مسل نمبر 34808 میں صفیہ سلطانہ بیگ بیوہ بشیر احمد بیگ مرحوم قوم بیگ پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بان ہوف جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزن 65.6 گرام مالیتی -/570 یورو۔ 2۔ حق مہر -/500 روپے۔ 3۔ ترکہ خاوند محترم پلاٹ میں سے میرا حصہ مالیتی -/41000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/255 یورو ماہوار بصورت سوشل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صفیہ سلطانہ بیگ بیوہ بشیر احمد بیگ مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 سعادت احمد خالد ولد ڈاکٹر غلام محمد حق مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر بیگ پسر موصیہ

مسل نمبر 34809 میں فہمیدہ بٹ زوجہ تاثیر احمد بٹ قوم پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 180 گرام۔ حق مہر 2556.46 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فہمیدہ بٹ زوجہ تاثیر احمد بٹ جرمنی گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن درانی ولد فضل الرحمٰن دارالیمن ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر 2 تاثیر احمد بٹ خاوند موصیہ

مسل نمبر 34810 میں عبدالمجید ولد عبدالحق قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہیسن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالمجید ولد عبدالحق جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد تقی ولد محمد صادق جنجوعہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد یعقوب ولد محمد ابراہیم جرمنی

مسل نمبر 34811 میں روبینہ خان زوجہ عبدالمجید خان قوم مہمند پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 11 تولے مالیتی -/1060 یورو۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ روبینہ خان زوجہ عبدالمجید خان جرمنی۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفور ولد چوہدری دین محمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد بھٹی ولد منصور احمد بھٹی مرحوم جرمنی

مسل نمبر 34812 میں شیخ نصیر احمد ولد شیخ عزیز احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ نصیر احمد ولد شیخ عزیز احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 ظفر محمود ولد نذیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 راشد ملک ولد ملک عبدالقدیر مرحوم جرمنی

مسل نمبر 34813 میں شیخ فرخ نصیر زوجہ شیخ نصیر احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 412 گرام مالیتی -/3296 یورو۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شیخ فرخ نصیر زوجہ شیخ نصیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 شیخ نصیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ظفر محمود ولد نذیر احمد جرمنی

مسل نمبر 34814 میں امۃ الوحید چوہدری زوجہ چوہدری عباداللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسٹوفن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 38 تولے مالیتی -/4000 یورو۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الوحید چوہدری زوجہ چوہدری عباداللہ جرمنی گواہ شد نمبر 1 چوہدری عباداللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد ورک جرمنی

Mirza Tahir passes away

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصویر

By Fasih Ahmed

LAHORE: Mirza Tahir Ahmad, the fourth caliph of the Ahmadi community, passed away peacefully Saturday morning in his London apartment. He was 75.

"The fourth caliph expired at 9.30am on April 19 in South Fields, London," Hamid Nasrullah Khan, Ahmadi Amir of Lahore, told Daily Times. "The cause of death was a heart attack, he had not been keeping well for the past two years. The entire community is in shock and grief and pray to God for strength."

Mr Ahmad was the son of Mirza Mahmud and the grandson of Mirza Ghulam Ahmad, who founded the Ahmadi school. Born in Qadian, Gurdaspur, Mr Ahmad was one of 21 children. He was educated at the Government College, Lahore, and later at SOAS (School of Oriental and African Studies) where he read linguistics.

Mr Ahmad moved to Rabwa, near Lahore, in 1947 where he raised four daughters with his wife Asifa. He succeeded his brother, the third caliph Mirza Nasir Ahmad, who had succeeded Mirza Bashir Ahmad, as caliph in 1982. Mr Ahmad was forced into exile in 1984 – ten years after the government declared Ahmadis non-Muslims.

"There was a murder charge against him," a spokesman told us. "A man named Aslam Qureshi had disappeared and the Zia regime was insisting Mirza sahib was to blame. He drove from Rabwa to Karachi and took off for London on the first flight out. Aslam Qureshi suddenly turned up ten years later."

During his time as caliph of the Ahmadi community, which claims to have upwards of 100 million faithful, Mr Ahmad oversaw the establishment of Ahmadi centres in 140 countries, an international television channel, and numerous mosques, hospitals and schools. He has also authored a number of books including Absolute Justice, Kindness and Kinship and Murder in the Name of Allah. Mr Ahmad, like his wife, will be buried in London. As per tradition, his funeral prayers will be led by the caliph-elect. At press time, the executive committee at Rabwa was meeting to put in place the electoral process. The new caliph will be elected by a show of hands at a ceremony in London. The electoral college comprises members of the executive committee and Ahmadi community Amirs from across the world.

Daily Times
Sunday April 20, 2003

Altaf grieved at Ahmadi scholar's death

Our correspondent

KARACHI: The chief of Muttahida Qaumi Movement, Altaf Hussain, has expressed grief and sorrow over the death of well known scholar and chief of Ahmadia Jamaat Mirza Tahir Ahmad, who died in London.

He prayed for the bereaved family members and said that the world had lost a big scholar and an expert......

THE NEWS

اسلام

جمعرات 21 صفر 1424ھ بمطابق 24 اپریل 2003ء

مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کا نیا رہنما بن گیا

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) احمدی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی موت کے بعد مرزا مسرور احمد نیا رہنما منتخب ہو گیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق مرزا مسرور احمد احمدیہ جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کا پڑپوتا ہے۔ اس کا انتخاب لندن میں ہوا وہ احمدیہ فرقہ کا پانچواں خلیفہ ہے۔

Daily Times

Thursday, April 24, 2003

Mansoor fifth head of Ahmadis

حضور ایدہ اللہ کی فوٹو کے ساتھ تصویر

Staff Report

LAHORE: Mirza Masroor Ahmad, the great-grand son of Mirza Ghulam Ahmad, founder of the Jamaat-e-Ahmadia, was appointed the fifth Imam of the Jamaat on Wednesday.

He was nominated in a meeting of the Jamaat in London. Secretary Election Committee Maulana Ataul Habib Raseed announced the nomination at 3.40pm according to Pakistan Standard Time. 'MTA', the Ahmadis TV channel, telecast the live coverage of the announcement.

Mr Masroor Ahmad was born on September 15, 1950. He completed his masters degree in Agriculture Economics from Faisalabad University. He later went to Ghana where he worked as an agriculturist from 1977 to 1985. He also served the Jamaat as the head of its education department.

روزنامہ الاخبار اسلام آباد (8) 24 اپریل 2003ء

مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں امام منتخب

انتخاب لندن میں عمل میں آیا [illegible] مرزا غلام احمد [illegible]

ربوہ (پ ر) گزشتہ رات لندن میں جماعت احمدیہ کے نئے امام کا انتخاب عمل میں آیا جس میں مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں امام کی حیثیت سے منتخب ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد کے رفیق خاص ۱۰۲ سالہ مرزا عبدالحق نے [illegible] یہ انتخاب بیت الفضل لندن میں ہوا جس کے باہر ہزاروں احمدی اپنے نئے امام کا چہرہ دیکھنے کے لئے کئی گھنٹے کھڑے رہے اور اسی طرح دنیا بھر میں موجود احمدی احباب نے یہ وقت جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل ایم ٹی اے کے سامنے گزارا۔ سیکرٹری انتخاب کمیٹی مولانا عطاء المجیب راشد نے نئے امام کے نام کا اعلان کیا جس کے بعد وہاں ہزاروں کی تعداد میں موجود لوگوں نے مرزا مسرور کے ہاتھ پر بیعت کی جبکہ دنیا بھر میں ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے کروڑوں احمدیوں نے بیعت کے الفاظ دہرا کر تجدید بیعت کی۔ مرزا مسرور احمد ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ کو پیدا ہوئے ان کے والد کا نام مرزا منصور احمد تھا جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد کے پوتے تھے۔ انہوں نے فیصل آباد زرعی یونیورسٹی سے اگریکلچر اکنامکس میں ایم ایس سی کی ہوئی ہے اس کے علاوہ ۱۹۷۷ سے ۱۹۸۵ تک افریقہ کے ملک گھانا میں تعلیم کے فروغ اور زراعت کی ترقی کے لئے خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں انہوں نے ناظر تعلیم کے طور پر کام کیا اس وقت وہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کی حیثیت سے سربراہی کر رہے تھے۔

روزنامہ اساس راولپنڈی (8) 24 اپریل 2003ء

مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں سربراہ منتخب ہو گئے

ربوہ (پ ر) گزشتہ رات لندن میں جماعت احمدیہ کے نئے امام کا انتخاب عمل میں آیا جس میں مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ کے پانچویں امام کی حیثیت سے منتخب ہوئے۔ یہ انتخاب بیت الفضل لندن میں ہوا جس کے باہر ہزاروں احمدی اپنے نئے امام کا چہرہ دیکھنے کے لئے کئی گھنٹے کھڑے رہے اور اسی طرح دنیا بھر میں موجود احمدی احباب نے یہ وقت جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل MTA کے سامنے گزارا پاکستانی وقت کے مطابق رات 3 بجکر 40 منٹ پر نئے امام کے نام کا اعلان کیا جس کے بعد وہاں موجود لوگوں نے بیعت کی۔ مرزا مسرور احمد 15 ستمبر 1950ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے فیصل آباد زرعی یونیورسٹی سے اگریکلچر اکنامکس میں ایم ایس سی کی ہوئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں آپ نے ناظر تعلیم کے طور پر کام کیا اس وقت وہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

The Frontier Post
Islamabad

Mirza Masroor new imam of Ahmadis

F.P. Report

ISLAMABAD: The minority Ahmadia community has elected Mirza Masroor Ahmad as its fifth imam in London on Wednesday, a press release announced. The electoral college of the Ahmadia Jamaat met in London and reposed full confidence in the leadership of Mirza Masroor Ahmad and elected him as their imam. Secretary, Election Committee of the Jamaat later announced the election of the new imam before a crowd of people gathered outside their headquarter in London. He was previously serving the community as local ameer in Pakistan before his election as imam. He was born on September 15, 1950. He is great grandson of Mirza Ghulam Ahmad, founder of the Ahmadia Jamaat. He passed MSc (Agr Economics) from Agriculture University, Faisalabad.

Thursday April 24, 2003

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بارے میں چند مزید خبروں کے تراشے

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	2۔مئی	زوال آفتاب	12-06
جمعہ	2۔مئی	غروب آفتاب	6-52
ہفتہ	3۔مئی	طلوع فجر	3-49
ہفتہ	3۔مئی	طلوع آفتاب	5-19

ناقابل تسخیر دفاع ضروری ہے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملک کی سلامتی اور خودمختاری کیلئے ناقابل تسخیر دفاع ضروری ہے۔ موجودہ ملکی صورتحال میں ہمیں فیصلے سوچ سمجھ کر کرنے ہونگے۔ پاک فوج نے مادر وطن کے دفاع کیلئے بہترین پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا اظہار کیا ہے۔ ائرمارشل مصحف علی میر کی خدمات کے اعتراف میں سرگودھا ائیربیس کو ان کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ گزشتہ تین برسوں کے دوران مؤثر پالیسیوں کے باعث پاکستان کی سالمیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ پوری قوم کو پاک فوج اور پاک فضائیہ کے ہوابازوں پر فخر ہے۔ مسلسل توجہ اور مضبوط معیشت کے باعث پاکستان آج اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا ہے۔

آٹے کی قیمت میں کمی پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن نے ملک بھر میں آٹے کی فی من قیمت میں 30روپے کی کمی کا اعلان کیا ہے۔ آٹے، میدہ اور 20 کلو کے تھیلے پر نئے ریٹوں کا اطلاق شروع ہو جائے گا۔ نئے ریٹوں کے نتیجہ میں 20 کلو کے آٹے کے تھیلے میں 15روپے کی کمی ہوگی۔ جس سے تھیلا کا پرچون ریٹ 187روپے ہوگا۔ قبل ازیں اس کی قیمت 202 بتائی گئی ہے۔

واجپائی کا ردعمل حوصلہ افزا ہے نئی دہلی سے ملنے والی بعض منفی خبروں کے علاوہ وزیراعظم پاکستان میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ ان کو ٹیلیفون پر بھارتی وزیراعظم کے ردعمل سے حوصلہ ہوا ہے۔ وہ کراچی میں ایک تقریب کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ بھارت سے تعلقات کی بحالی کی کوششوں میں کچھ وقت لگے گا ابھی کسی فوری پیشرفت کی توقع نہیں کی جا سکتی پاک بھارت تعلقات ایک بٹن دبا کر معمول پر نہیں آسکتے تاہم ہم نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔

کراچی میں کھاد فیکٹری کا معائنہ ادارہ برائے امتناع کیمیائی اسلحہ (او پی سی ڈبلیو) کے معائنہ کاروں نے کراچی کے ایک فرٹیلائزر پلانٹ کا معائنہ شروع کر دیا ہے۔ تین معائنہ کار پی آئی اے کی خصوصی پرواز سے کراچی پہنچے۔ ان کا تعلق میکسیکو، فلپائن اور پاکستان سے ہے۔ ان کے نمائندے نے صحافیوں کو بتایا کہ اس معائنہ کاری سے پاکستان کو فائدہ ہے۔ پاکستان کیمیائی ہتھیاروں کے کنونشن کا رکن ہے اور اس معائنہ کاری سے اس کی ساکھ میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معائنہ کاری کا عراق میں ہونے والی اسلحہ معائنہ کاری سے کوئی مقابلہ نہیں۔

ضلعی حکومتوں کا نظام جاری رہے گا وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ مسلم لیگ ق کی حکومت صدر جنرل مشرف کے ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے ملک کی تعمیر و ترقی کے منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرے گی۔ ضلعی حکومتوں کا نظام جاری رہے گا۔ کیونکہ اس سے عوام کو اپنے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔

15 رکنی کرکٹ ٹیم کا اعلان سری لنکا میں کھیلے جانے والے تین ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ کیلئے پاکستان کی 15 رکنی کرکٹ ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے وکٹ کیپر راشد لطیف ٹیم کے کپتان اور یوسف یوحنا نائب کپتان ہونگے۔ ٹیم میں 4 تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ فاسٹ باؤلر شعیب اختر کی ورلڈکپ کے بعد اور شبیر احمد کی اڑھائی سال کے بعد واپسی ہوئی ہے یاسر حمید اور فیصل اطہر ٹیم میں شامل کئے جانے والے 2 نئے چہرے ہیں۔ شارجہ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی ٹیم میں شامل نوید لطیف اور مصباح الحق ڈراپ کر دیئے گئے ہیں۔ ٹیم 4 مئی کو کراچی سے روانہ ہوگی جبکہ ٹورنامنٹ میں پاکستان اپنا پہلا میچ 10 مئی کو سری لنکا کے خلاف کھیلے گا۔ ٹورنامنٹ میں شامل تیسرا ملک نیوزی لینڈ ہے۔

عراق میں مذہبی حکومت نہیں بنے گی امریکہ نے عراق میں مذہبی حکومت کا نظریہ ایک بار پھر سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے اپنے ایک انٹرویو میں ایران پر الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی ملک عراق میں ایرانی طرز کی مذہبی حکومت کے قیام کی کوشش کر رہا ہے۔ عراق میں طرز حکومت کا فیصلہ عراقی عوام پر چھوڑ دینا چاہئے نہ کہ اس کا فیصلہ ایران کرے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے کہا ہے کہ امریکہ نے ہمیشہ کہا ہے کہ عراق میں اسلامی جمہوریت ہو سکتی ہے۔ ایرانی طرز کی مذہبی حکومت نہیں۔ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ امریکی قبضے کے بعد عراقیوں کی حالت لحہ بہ لحہ بہتر ہو رہی ہے۔ عراق کی خوشحالی کا سفر دشوار ہے لیکن بغداد واشنگٹن کو ہر قدم پر پکا دوست پائے گا۔

عراقی وزیر نے خود کو امریکہ کے حوالے کر دیا عراق کے سابق وزیر برائے تیل امیر رشید نے بھی خود کو امریکہ کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ امریکہ کی طرف سے جاری کردہ فہرست میں 47ویں نمبر پر ہیں جو صدام حسین حکومت کے امریکہ کو مطلوب ارکان کے بارے میں ہے۔

اسرائیل میں خودکش حملہ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں خودکش حملہ میں 3۔افراد جاں بحق اور 65 زخمی ہو گئے۔

مذاکرات ناکام ٹونی بلیئر اور روسی صدر کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ روس نے عراق سے پابندیاں ہٹانے سے انکار کر دیا ہے۔ ٹونی بلیئر کا کہنا ہے کہ روس کے اس فیصلہ کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔

ایرانی شہری عراق نہ جائیں ایران نے اپنے شہریوں کو عراق جانے سے روک دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک عراق میں مستحکم حکومت کا قیام عمل میں نہ آ جائے عراق کا سفر نہ کیا جائے۔

عراق سے سبق سیکھیں امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ شام اور شمالی کوریا عراق سے سبق سیکھیں۔ خطرناک ہتھیاروں کی تیاری بند کر دیں۔ دنیا کا کوئی بھی لیڈر اگر لیڈر رہنا چاہتا ہے اور اپنا مستقبل داؤ پر لگانا نہیں چاہتا تو صدام سے سبق سیکھے۔ 12 سال کے دوران مسلمان ملکوں سے جنگیں کیں لیکن کسی ملک پر قبضہ نہیں کیا کولن پاول نے انٹرویو کے دوران شمالی کورین لیڈر کم جونگ ال کے خلاف ڈرامائی لہجہ میں کہا کہ اے بدمعاش ملک کے لیڈر! کیا تم میرا مشورہ پسند کرو گے؟ تم نقلی سونے پر اپنی دولت ضائع کر رہے ہو۔

سارس سے مزید ہلاکتیں مہلک بیماری سارس سے چین اور ہانگ کانگ میں مزید 21۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں بھارت میں بھی سارس کے مریضوں کا انکشاف ہوا ہے۔ سارس جنوبی کوریا، نیوزی لینڈ، ملائیشیا اور منگولیا میں بھی پہنچ گیا ہے۔ چین میں سارس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 148 ہانگ کانگ میں 150 جبکہ مجموعی طور پر دنیا میں 330 سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور تقریباً 5500 متاثر ہو چکے ہیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب کل لاہور میں بغرض وصولی اشتہارات کے دورہ پر ہیں۔ ایسے احباب جو اخبار الفضل میں اشتہار دینا چاہتے ہوں وہ بیت الذکر دہلی گیٹ میں ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ نیز وصولی و بقایاجات کیلئے جملہ احباب سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

کی مفید اور مجرب دوا
سفوف راحت کیپسول
جس کے لگاتار استعمال کیساتھ اللہ کے فضل سے شفاء ہو جاتی ہے۔
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کاذیجی نیمل ڈائز۔ کویشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
مناسب قیمت پر دستیاب ہیں
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 04524-213156 فیکس 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29